روح الامین کی معیت میں **کاروانِ نبوت**، پروفیسر ڈاکٹر تسنیم احمد صدیقی۔ ناشر: مکتبہ دعوتِ حق، ایچ-۴، ارم ہائٹس، گلستانِ جوہر، بلاک ۱۳، کراچی-۵۲۹۰۷۷۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لکھنے والوں نے جس کمال حزم و احتیاط اور تحقیق و تفحص سے کام لے کر اس فریضے کو انجام دیا اس کی مثال تاریخِ انسانی میں مفقود ہے۔ اس سلسلۂ ذہب میں کسی اُمتی کا نام شامل ہوجانا بڑی سعادت ہے۔

کتاب کی انفرادیت یہ ہے کہ اس میں واقعاتِ سیرت کا ربط پہلے دور میں نازل ہونے والی سورتوں سے قائم کیا گیا ہے۔ نیز سابقون الاولون رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے کوائف بھی درج کیے گئے ہیں۔ ان تین موضوعات، یعنی سیرت، تفسیر اور تذکرۂ صحابہ کو ایک لڑی میں پرو کر صدرِاوّل کی تصویر کشی کی گئی ہے جو ایک مشکل امر ہے، کیوں کہ ہر سہ موضوعات تطویل طلب ہیں۔ ان کا ہم آہنگ ہونا آسان نہیں۔

کتاب میں دو ایک اُمور محلِ نظر ہیں۔ ایک مصنف کا تفرُّد، دوسرا، حالاتِ حاضرہ سے تعرّض۔ تفرُّد کی مثال قاری کو وہاں ملتی ہے جہاں دیگر مصنّفین کی آرا سے اختلاف ہے، مثلاً قبل نبوت معاشرے کے بارے میں یہ اظہارِ خیال کیا گیا ہے: ''تاریخ نگاروں اور شعرا نے ان لوگوں کے وحشی اور ظالم ہونے کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ قطعاً غلط اور نامناسب ہے۔ یہ چُنیدہ انسانی اجتماع تھا جو آنے والے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور اُن کے استقبال کے لیے اللہ نے تیار کیا تھا اور ہرلحاظ سے اس ذاتِ گرامی کے شایانِ شان تھا''۔ اختلاف کا تقاضا تھا کہ مطعون تاریخ نگاروں کے منفی شواہد کے مقابلے میں مثبت تاریخی شواہد پیش کیے جاتے۔ یہاں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد مبارک کا حوالہ دیں گے، فرمایا: عائشہ تیرے آقا کو اللہ کی راہ میں جس قدر ستایا گیا ہے کسی نبیؑ کو نہیں ستایا گیا (او کما قال)، جو درج بالا تحریر کے منافی ہے۔

اسی طرح دیگر تحریکی جماعتوں کے بارے میں تنقیص و تبصرہ: ''اس بات پر ذرا غور کریں کہ آج دین کے لیے اُٹھنے والی تحریکیں، قرآن کے اس چارٹر کا کتنا خیال رکھتی ہیں کہ جب تک قریب آنے والے افراد اپنی سیرت کی تعمیر میں ان ابتدائی مطالباتِ سیرت پر پورے نہ اُتر جائیں انھیں احیائی تحریکوں میں کوئی مقام حاصل نہیں ہونا چاہیے.... اور ہرکلمہ گو کو جو چندا دے سکے اور